فاریکس ٹریڈنگ کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-262 تاریخ:14-06-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ فاریکس ٹریڈنگ کا شرعی حکم کیا ہے؟ آج کل کئی پلیٹ فارم فاریکس ٹریڈنگ کرنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں کہ وہاں جا کر ٹریڈنگ کا ارادہ رکھنے والا شخص اپنا اکاؤنٹ بنا کر کام کرتا ہے۔ اس ایپلی کیشن میں مختلف چیزوں کے ریٹ آرہے ہوتے ہیں مثلاً آئل، سونا، چاندی اتنے ڈالرز کے بدلے۔ نیز یہ فیگر ہر وقت بدل رہے ہوتے ہیں۔ یہاں آئل، سونا، چاندی وغیرہ خریدنے والے افراد سونا، چاندی، وصول بھی نہیں کرتے اور پیچھے اتنی مقدار میں یہ چیزیں موجود بھی نہیں ہوتیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فاریکس ٹریڈنگ کا عمومی طریقہ کار شرعی اعتبار سے کئی خرابیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہے۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ عام طور پر فاریکس ٹریڈنگ میں حقیقۃً کسی چیز کی خرید و فروخت نہیں ہوتی اور جس چیز کو مبیع فرض کر کے ٹریڈنگ کی جاتی ہے خارج میں اس کا وجود ہی نہیں ہوتا بلکہ صرف نمبرز کا آپس میں تبادلہ ہوتا ہے، اس طرح کہ ٹریڈنگ کرنے کے بعد بائع کے نمبرز میں کمی اور خریدار کے نمبرز میں اضافہ ہو جاتا ہے، شریعت مطہرہ کے اصولوں کے مطابق مبیع کا مال اور متقوم ہونا ضروری ہے جبکہ یہاں اصلاً مال کی خرید و فروخت مقصود ہی نہیں بلکہ صرف نمبرنگ کا گیم ہوتا ہے، اس لیے یہ فرضی خرید و فروخت ناجائز و گناہ ہے۔

اگر بالفرض حقیقت میں مال کی خرید و فروخت بھی اسے تسلیم کر لیا جائے تو یہاں مبیع معدوم ہونے کے سبب شرعاً بیع سلم کے ذریعے اس خرید و فروخت کا جواز بن سکتا ہے لیکن بیع سلم کی کثیر شرائط کا لحاظ نہ

رکھنے کی وجہ سے یہ سودا ناجائز و گناہ ہے۔ اگر بالفرض یہ پہلو نہ بھی ہو اور بائع کی ملکیت میں مال موجود مان لیا جائے تب بھی یہاں کم از کم یہ خرابی ضرور موجود ہوتی ہے کہ یہ خرید و فروخت قبضہ سے پہلے کی جائے گی اور حدیث پاک میں بیع قبل قبض کی ممانعت ہے لہٰذا یہ ٹریڈ نگ اس صورت میں بھی ناجائز و گناہ ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے حدیث بیان کرتے ہیں: "عن حكيم بن حزام قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت: يا رسول الله، يأتيني الرجل، فيسألني البيع ليس عندي أبيعه منه، ثم أبتاعه له من السوق، قال: «لا تبع ما ليس عندك»" یعنی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک شخص آکر مجھے وہ چیز بیچنے کا کہتا ہے، جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو میں اسے بیچ دیتا ہوں اور پھر اس کے لیے بازار سے خرید لیتا ہوں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو چیز تمہارے پاس نہ ہو، اُسے مت بیچو۔"

(سنن النسائی، جلد 7، صفحہ 289، مطبوعہ حلب)

قبضہ کرنے سے پہلے کوئی چیز بیچنا منع ہے جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: "أما الذي نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم «فهو الطعام أن يباع حتى يقبض»، قال ابن عباس: ولا أحسب كل شيء إلا مثله" یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے گمان میں ہر چیز کا حکم ایسا ہی ہے۔

(صحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 68، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

مبیع کا مال متقوم ہونا بیع کی بنیادی شرائط میں سے ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ بیع کی شرائط کے تحت فرماتے ہیں: "كونه موجودا مالا متقوما" یعنی بیع کی شرائط میں سے مبیع کا موجود اور مال متقوم ہونا بھی ہے۔

(رد المحتار، جلد 4، صفحہ 505، دار الفکر، بیروت)

بحر الرائق اور بدائع الصنائع میں ہے، والنظم للثانی: "(ومنها) القبض في بيع المشتري المنقول فلا يصح بيعه قبل القبض؛ لما روي أن النبي صلى الله عليه وسلم «نهى عن بيع ما لم يقبض»، والنهي يوجب فساد المنهي" ترجمہ: خریدار کا منقولی (یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ

منتقل ہونے کے قابل) چیز کو آگے بیچنے کے لیے اس پر قبضہ کرنا بھی بیع کے درست ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط ہے، لہٰذا قبضے سے پہلے اس کو آگے بیچنا درست نہیں، کیونکہ روایت کیا گیا کہ جس چیز پر قبضہ نہ کیا گیا ہو اس کو بیچنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور کسی کام سے ممانعت اس عقد کے فاسد ہونے کو لازم کرتی ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب البیوع، جلد5، صفحہ180، مطبوعہ بیروت)

محیط برہانی اور بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: والنظم للآخر:" بيع المنقول قبل القبض لا يجوز بالإجماع "ترجمہ: منقولی چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنا، بالاجماع ناجائز ہے۔

(البنایہ شرح الھدایہ، کتاب البیوع، باب الاقالۃ، جلد8، صفحہ229، مطبوعہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "مبیع اگر منقولات کی قسم سے ہے تو بائع کا اُس پر قبضہ ہونا ضرور ہے، قبل قبضہ کے چیز بیچ دی، بیع ناجائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ625، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

07ذو الحجۃ الحرام 1445ھ 14جون 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com